"ن" کا گرنا ہی ہے۔ اس صورت میں "فاء" کا ترجمہ "تو، کہ، یا پس" سے کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ بعض مترجمین نے اس (فتکونا) کا ترجمہ "پس/تو/کہ تم ہو جاؤ گے" سے بھی کیا ہے [من الظالمین] مِنْ (جار) اور "الظالمین" (مجرور) مل کر کان ناقصہ (جو بصیغہ تکونا آیا ہے) کی خبر یا قائم مقام خبر ہے کیونکہ اصل خبر تو "محسوبَیْن" (شمار کیے گئے ہو گے) کی قسم کا کوئی اسم بنتا ہے۔ جو یہاں محذوف ہے۔ اور "مِنْ" بلحاظ معنی یہاں بیانیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی "ازقسم ظالمین" ہو جاؤ گے اور "مِنْ" تبعیض کے لیے بھی ممکن ہے یعنی "فتکونا ظالمَیْن من الظالمینَ" (ظالموں میں سے دو ظالم یعنی ظالموں کا ایک حصہ بن جاؤ گے)

۲ : ۲۵ : ۳ الرسم

آیت زیرِ مطالعہ کے قریباً تمام کلمات کا رسم املائی اور رسم عثمانی یکساں ہے صرف دو کلمات "یادم" اور "الظلمین" کی قرآنی (عثمانی) املاء عام املاء سے مختلف ہے جس کی تفصیل یوں ہے :

(۱) "یا آدمُ" (یہ اس کا رسم املائی یا رسم معتاد ہے) قرآن کریم میں ہر جگہ "یاءِ" نداء کے الف کے حذف کے ساتھ بصورت (ی) اور پھر اس (ی) کو "آدم" کے الف کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے یعنی بصورت "یادم" ۔ اور خود کلمہ "آدم" کا ابتدائی ھمزہ بھی حذف کر کے لکھا جاتا ہے۔ یہ لفظ دراصل "أَ ادَمُ" تھا (أا کو ہی ءَا، آ، اٗ وغیرہ کی شکل میں لکھتے ہیں) اب اسے "ادم" ہی لکھا جاتا ہے۔ پھر "یا" کے بعد والے الف محذوفہ اور "ادم" کے ابتدائی ھمزہ محذوفہ کو بذریعہ ضبط ظاہر کرنے کے کئی طریقے رائج ہیں جیسا کہ آپ "الضبط" کے نمونوں